جماعت کی تاسیس کے تھوڑے ہی عرصے بعد استاد علی طنطاوی نے کہا تھا: حقیقی معنوں اور منظم شکل میں دعوت دین کا آغاز جواں سال حسن البنا نے کیا ہے۔ میں نے اس وقت ان کو پہچان لیا تھا جب وہ میرے خالو محب الدین الخطیب کے پاس سلفیہ پریس میں آیا کرتے تھے۔ ابتدائی زمانے ہی سے وقار، سکون اور سنجیدگی ان کی طبیعت پر غالب تھی۔ بہترین اور عمدہ اخلاق کے مالک تھے۔ بڑی باایمان شخصیت تھے۔ زبان میں بلا کی تاثیر اور فصاحت تھی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو دوسروں کو قائل کرنے، پیچیدہ اور لاینحل مسائل کو سلجھانے کی عجب صلاحیت سے نوازا تھا۔ وہ مختلف فیہ امور میں اتفاق پیدا کرنے کی بے پناہ استعداد رکھتے تھے۔

○ **میدانِ سیاست**: امام حسن البنا نے سیاست پر گہرے اثرات مرتب کیے۔ اس حوالے سے اتنا زیادہ کام کیا، جس کا بیان ممکن نہیں۔ البتہ اس سلسلے میں ایک نمایاں پہلو یہ ہے کہ پارلیمنٹ کے انتخابات میں حصہ لینے کے بارے میں ان کی راے یہ تھی کہ: ''اخوان کے نمایندے دوسری پارٹیوں کے تحت بھی انتخابات میں حصہ لے سکتے ہیں'' بلکہ وہ اس کو بہتر سمجھتے تھے تاکہ: ''اس طریقے سے ان تمام سیاسی پارٹیوں میں بھی اسلامی آداب وتعلیمات کو رواج دیا جاسکے''۔

اس کا تجربہ بھی کیا گیا تھا اور اس کے بڑے اچھے نتائج برآمد ہوئے۔ بدقسمتی سے اس وقت سے آج تک اخوان کو آزادی کے ساتھ مصر اور دوسرے عرب ممالک کے انتخابات میں حصہ لینے نہیں دیا گیا۔ اس کے باوجود مصر اور ان تمام عرب ممالک میں جن میں آزادی اور حریت کی کچھ بھی رمق باقی ہے، اخوان کو شان دار کامیابیاں نصیب ہوئیں۔

○ **تعلیم و تربیت**: شعوری زندگی کی بالکل ابتدا میں ہی وہ اپنے گاؤں محمودیہ کی مسجد میں تربیتی درس دیا کرتے تھے۔ طلبہ کو پڑھایا کرتے تھے اور کبھی کبھار اجتماعی تربیتی دوروں کا انتظام بھی کرتے تھے۔ اسی دوران انھوں نے معاشرے کو منکرات سے پاک کرنے کی غرض سے 'منع محرمات انجمن' کے نام سے ایک تنظیم قائم کی۔ ان کی پوری زندگی ایک جہد مسلسل سے عبارت تھی۔ اپنی فراست کی بنا پر حوادث اور واقعات کا پہلے ہی ادراک کرلیا کرتے تھے۔ جب دارالعلوم سے فارغ ہوکر اسماعیلیہ میں معلم مقرر ہوئے، اس وقت انھوں نے اسکول ہی میں مزدوروں کی تعلیم کا انتظام کیا۔ وہ قہوہ خانوں اور اپنے دیگر کاموں سے واپس آکر درس میں شامل ہوتے تھے۔